# مناظرہ لاہور

## پیر مہر علی شاہ گیلانی اور مدعیِ نبوت مرزا قادیانی کے درمیان طے پانے والے عالمگیر مناظرے کی مفصل روئیداد

## (قسط اول)

بالعموم برصغیر اور بالخصوص پاکستان کے عوام پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے نامِ نامی سے واقف ہیں۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں اکثریت متعارف تو ہے مگر صرف اس حوالے سے کہ حضرت پیر صاحب ایک بہت بڑے پیر تھے جن سے بہت بڑی بڑی کرامات ظاہر ہوئیں۔ یہ حقیقت بجا ہے کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی اپنے عہد کے قطبِ مدار اور غوثِ یگانہ تھے مگر یہ بات صرف یہیں تک نہیں کہ حضرت پیر صاحب ایک پیر تھے بلکہ یاد رہے کہ حضرت پیر مہر علی شاہ گیلانی جیسے یگانہِ عصر ولی اللہ تھے وہیں مرتبہِ مجددیت پر بھی فائز تھے۔ یوں تو حضرت کی ساری زندگی ہی اعلاءِ کلمۃ الحق میں گزری میں بالخصوص جس حوالے سے حضرت کی ذاتِ عالی دنیا بھی کی اہلِ علم شخصیات میں معروف ہے وہ آپ کی شانِ مجددیت کی ایک جھلک مناظرہ لاہور ہے جس میں آپ نے مرزا قادیانی کو ناکوں چنے چبوا دیے۔

حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایسے زمانہ میں ہوئی کہ جو فتنوں اور یورشوں سے لبریز تھا۔ ایک طرف وہابیت کا فتنہ زوروں پر تھا اور دوسری طرف رافضیت کا۔ انگریز کی ظالمانہ سلطنت برصغیر پر قہر برسا رہی تھی آپ کی ولادت کے ایک ہی سال بعد جنگ آزادی 1857 شروع ہو گئی جس میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہاء کر دی گئی ہزاروں علماء و مشائخ کو بے دردی کے ساتھ

توپوں کے آگے باندھ کر اڑا دیا گیا لاکھوں مسلمان شہید کئے گئے۔ مسلمان بری طرح سے شکست سے دوچار تھے ہی کہ کچھ عرصہ کے بعد انگریز نے مسلمانوں کے عقائد و متزلزل اور ان کے دلوں سے محبتِ مصطفیٰ ﷺ نکالنے کے لئے ایمان سوز اور خطرناک تحریکیں شروع کر دیں۔ جن میں پہل دیوبند کی جانب سے کی گئی بنیاد رکھی گئی مختلف فتنوں اور باطل تحریکوں کی جن میں سب سے زیادہ ضرر رساں تحریک قادیانیت کے لئے راہ استوار کی گئی اور کچھ ہی عرصہ کے بعد قادیانیت کی تحریک بھی انگریز کے تعان سے دنیا بھر میں مسلمانوں کے عقائد متزلزل کرنے کو پھیل گئی۔

اس عالم میں حضرت قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمہ جیسی ہستی کا ورود ہوا۔ دنیا میں تشریف لائے نہیں تھے ابھی کہ ایک مجذوب خانقاہ گولڑہ شریف میں آکر مقیم ہو گئے معلوم کرنے پر بتانے لگے کہ کچھ عرصے میں یہاں ایک بہت بڑے ولی اللہ کا ورود ہونے والا ہے ان کی زیارت کو حاضر ہوا ہوں۔ کچھ عرصہ کے بعد جب ولادت ہوئی تو وہ مجذوب بھاگتا، چلّاتا ہوا آیا کہ پہلے میں، پہلے میں۔ والدِ قبلہ عالم گولڑوی حضرت پیر سید نذر دین شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب قبلہ عالم کو باہر لائے تو اس مجذوب نے قدم چومے اور کہنے لگے "السلام علیکم یا مجدّدیا ولی اللہ" اور پھر رخصت ہو گئے۔[1]

ابھی کم سنی ہی کے عالم میں مدرسے میں داخل کیے گئے کہ مادر زاد ولی ہونے کی تصدیق کی غرض سے ایک دن استاذ صاحب نے ایسا سبق یاد کرنے کو دیا جو کتاب سے دیمک لگنے کے سبب مٹ چکا تھا۔ اور ساتھ میں تنبیہ بھی کر دی کہ اگر سبق یاد نہ ہوا تو سزا ملے گی۔ اب ایک آزمائش یہ کہ سبق کتاب میں موجود ہی نہیں اس کو یاد کیسے کیا جائے اور اوپر سے استاذ جی کہ تنبیہ کہ یاد نہ ہوا تو سزا ملے گی۔ اسی عالم میں درسگاہ کے باہر دور ایک مقام پر جہاں درخت کے نیچے بیٹھ کر سبق یاد کرتے تھے

[1] مہر انور، وارثان علم و حکمت، تذکرہ اولیاء پنجاب

چلے گئے۔ درخت کے نیچے بیٹھے بارگاہِ الٰہی میں دعا گو ہوئے کہ "یا اللہ اگر تو مجھے سبق یاد کروا دے تو تیرا تو کچھ نہ جائے گا مگر میں استاذ کی سزا سے بچ جاؤں گا" ابھی یہ کہنا ہی تھا کہ درخت سے ایک سبز عبارت نمودار ہوئی جس پر سبق لکھا تھا جس کو قبلہ عالم نے جیسے ہی یاد کیا وہ عبارت غائب ہو گئی۔[2]
ابھی کم سنی کا عالم ہے اور اس قدر مقربِ الٰہی کہ اللہ دعا کو قبول کرنے میں توقف نہ فرماتا۔ ایک طرف یہ عالم بارگاہ الٰہی میں مقبولیت کا تھا اور دوسری جانب بارگاہِ نبوی میں قرب کا یہ عالم تھا کہ فرماتے جب ہم حدیث پڑھتے تو کبھی کبھی خود حدیث والے بھی کرم فرما دیتے اور بارگاہِ غوثیت میں مقبولیت کا عالم یہ کہ ابھی تقریباً دس سال کی عمر تھی کہ جس مدرسہ میں پڑھتے تھے وہاں قصیدہ غوثیہ کا ایک عامل آیا جس کے خوف سے سب طلبہ کھڑے ہو گئے مگر قبلہ عالم عالمِ بے خودی میں بیٹھے رہے اس کو خاطر میں نہ لایا۔ وہ عامل متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ پڑھوں قصیدہ!! تم میرے آنے پر تعظیماً کھڑے کیوں نہیں ہوئے؟ اس کے جواب میں یہ دس سالہ بچہ کہنے لگا "تم قصیدہ پڑھو اور میں قصیدے والے کو بلاتا ہوں"[3]

ایک روز استاذ صاحب نے کسی وجہ سے ڈانٹا تو پاس ایک مجذوبہ مائی موجود تھی یہ دیکھ کر کہنے لگی کہ "آج تو سلطان صاحب اس بچہ کو ڈانٹ رہے ہیں مگر کل جب اس کے مقام سے باخبر ہوں گے تو نہایت افسردہ ہوں گے یہ بچہ مقبول الٰہی ہے اور اس کے درجات ہر لمحے بلند ہوتے جا رہے ہیں"[4]

---

[2] مہر منیر

[3] مہر منیر

[4] مہر منیر

ایک دفعہ قاعدہ پڑھ کر آرہے تھے کہ دھوپ میں لیٹ گئے جب آپ کے والد کے ماموں ولی ابن ولی خواجہ پیر سید فضل الدین شاہ گیلانی قادری تشریف لائے اور اس عالم میں دیکھا تو خادم کو بلوا کر فرمایا اس کو اٹھاؤ اسے نہیں معلوم کہ ایک دن یہ کیا بننے والا ہے۔[5]

یہ چند واقعات محض بچپن کے ذکر کئے گئے کہ معلوم ہو جس بچہ کا بچپن ایسا ہے تو نوجوانی کا عالم کیسا ہو گا اور پھر آخری عہد کیسا ہو گا۔۔۔

------------------------------------------------------جاری ہے

[5] مہر منیر